مُسلمانو! وہابیوں اور مرزائیوں سے بچو۔

تقاریظ سرآید مشاہیر صوفیاء کرام و علماء عظام
ملک پنجاب و ہندستان الفاہم اللہ تعالیٰ

انوارِ آفتابِ صداقت

مُصنّف

قاضی فضل احمد صاحب عفا اللہ تعالیٰ سُنّی حنفی نقشبندی صادقی
کورٹ انسپکٹر پولیس پنشنر لُدھیانہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

مسلمانو! وہابیوں اور مرزائیوں سے بچو۔

فرمان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
فقیر اپنے تمام خوان اہلسنت اور بالخصوص برادران
طریقت سے اس کتاب کی سفارش خیر کرتا ہے

حصہ اوّل

انوارِ آفتابِ صداقت

مصنف

قاضی فضل احمد صاحب عفا اللہ تعالیٰ سنّی حنفی نقشبندی صادقی
کورٹ انسپکٹر پولیس پنشنر لدھیانہ

فصل سوم:

عقیدہ نمبر ۱۸ کی اصل عبارت

عقیدہ نمبر ۱۸ کی عبارت ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح مترجم مطبع فاروقی دہلی۔ جو آپ کو نہیں ملی اس طرح پر ہے۔

فائدہ اولیٰ در بیان آنچہ در بدعت حقیقیہ داخل است۔ وآن مشتمل بر چند مسائل است

مسئلہ اولیٰ۔ باید دانست کہ مسئلہ در وحدت وجود وشہود ومبحث تنزلات خمسہ وصال دراول وتجدد ومثال وکمون وبروز والمثال آن از نباست تصوف وہمچنین مسئلہ تجرد واجب وبساطت اوتعالیٰ بحسب ذہن یعنے تنزیہ وتعالیٰ از زمان ومکان وجہت واہیت وترکیب عقلی ومبحث عینیہ وزیادہ صفات وتاویل متشابہات واثبات رویت بلاجہت وجہافات واثبات جوہر فرد وابطال ہیولیٰ وصورت ونفوس وعقول یا بالعکس وکلام در مسئلہ تقدیر وکلام وقول بصدور عالم بر سبیل ایجاب واثبات قدم عالم وامثال آن از مباحث وفنِ کلام والٰہیات وفلاسفہ ہم از قبیل بدعات حقیقیہ است۔ اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقاید دینیہ می شمارد والا دریں جزو زمان در بدعات حکمیہ البتہ مندرج است۔ چہ سعی در ادراک حقیقۃ آن واہتمام تنقیح آن ومعدود شدن صاحب آن در زمرہ علماء دین وحکمار بانین وتمدح باآں در مقام ذکر کمالات دینیہ در عرف عوام بلکہ در کلام خواص ہم دائر وسائر است بلفظہٖ صفحہ ۳۵-۳۶۔

خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ فائدہ اولیٰ اس بیان میں ہے۔ جو باتیں بدعت حقیقیہ میں داخل ہیں۔ اس میں کئی مسئلے ہیں۔ پہلا مسئلہ ہے کہ مسئلہ وحدت وجود اور شہود اور بروز اور لمون تصوف کی باتیں خدا تعالیٰ کا مجرد یا بسیط (واحد) ہونا۔ یا اللہ تعالیٰ کے تجرد آور بساطت پر اعتقاد رکھنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان اور مکان اور طرف اور ماہیت اور ترکیب عقلی سے پاک کہنا وغیرہ وغیرہ۔ سب بدعات حقیقیہ کی قسم سے ہیں۔ اگر اعتقادات دینیہ سے گنے جائیں ورنہ اس زمانہ میں بدعات حکمیہ کی قسم میں داخل ہیں۔ الخ۔ اس تمام عبارت کا میرا خلاصہ مضمون صرف یہ ہے کہ ”حق تعالیٰ کو جہت ومکان سے منزہ سمجھنا بدعت وگمراہی ہے“ اگر اب بھی آپ کو میری طرف سے افتراہی نظر آتا ہے۔ تو بس معلوم ہوگیا کہ آپ کی نظر ہی نہیں اور آپ کورے ہیں۔ دیکھیئے آپ کے امام الطائفہ نے خداوند تعالیٰ کو مجرد اور بسیط اعتقاد کرنا بھی بدعات حقیقیہ میں داخل کر دیا ہے۔ اور زمان ومکان اور جہت یا طرف، ماہیت وترکیب سے پاک ومنزہ اعتقاد کرنا بھی بدعات حقیقیہ میں شمار کیا ہے۔ اور گمراہی لکھا ہے۔ ان کی نسبت یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک زمانہ میں ہونا۔ ایک خاص مکان میں رہنا۔ اور ایک طرف خاص مشرق یا مغرب شمال یا جنوب یا فوق یا تحت میں ہونا اور اس کی صورت وشکل خاص کا ہونا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی اور بچوں کا ہونا اعتقاد کیا جائے۔ العیاذ باللہ۔ اس عقیدہ کی تردید میں اہلسنّت کا مذہب یوں ہے:-

فصل چہارم:

تردید عقیدہ نمبر ۱۸ کتب معتبرات

(۱) تحفہ اثناء عشریہ حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ محدث دہلوی صفحہ ۲۱۹، سطر ۱۱۔ عقیدہ سیزدہم۔ آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست۔ واو راجہتے از فوق وتحت متصور نیست۔ وہمیں است مذہب اہلسنّت وجماعت۔ بلفظہٖ۔

(۲) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ دفتر اول، حصہ چہارم، صفحہ ۱۱۰، سطر ۱۵۔ امرتسری[1]۔ مکتوب نمبر ۲۶۶ (اللہ تعالیٰ) جسم وجسمانی نیست ومکانی وزمانی نہ۔ بلفظہٖ۔

(۳) عقائد شمسی ترجمہ عقائد نسفی۔ صفحہ ۳۲، سطر ۱۷۔ نہ وہ (خداوند تعالیٰ) متمکن کسی مکان میں ہے۔ بلفظہٖ۔ صفحہ ۳۲، سطر ۱۷۔ خداوند تعالیٰ پر زمانہ جاری نہیں ہوتا۔ یعنی وہ ذات زمانی نہیں ہے۔ بلفظہٖ۔ صفحہ ۲۳، سطر ۹۔

(۴) سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، صفحہ ۶، سطر ۱۹۔ ولا فی جھت ولا فی مکان ولا فی زمان۔ پروردگار عالم نہ کسو طرف ہے نہ کسو مکان میں ہے۔ نہ کسو وقت میں۔ بلفظہٖ۔

(۵) مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر مصری صفحہ ۶۲۹، سطر ۱۰۔ وباثبات المکان للہ تعالٰی فان قال اللہ فی السماء فان قصد به حکائته ما جاء فی ظاهر الاخیار لایکفروا اذا اراد به المکان کفر وان لم تکن له نیته یکفر عند اکثرهم وعلیه الفتوی کما فی البحر۔ بلفظہٖ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنا۔ (کفر ہے) پس اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے۔ اگر اس کا قصد بطور حکایت کے ہو جیسا کہ ظاہر احادیث میں آیا ہے تو کافر نہیں ہوتا اور جب ارادہ کرے اور قصداً کہے کہ وہ کسی مکان خاص میں ہے تو وہ ضرور کافر ہو جائے گا۔ خواہ اس کی نیت نہ ہو۔ اکثر کے نزدیک کافر ہو جاتا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ جیسا کہ بحر میں ہے۔

(۶) فتاویٰ عالمگیری ترجمہ اردو جلد دوئم صفحہ ۸۳۶-۸۳۷ اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کے لیے جہت ومکان ثابت کیا وہ کافر ہے۔ بلفظہٖ۔ اسی طرح تمام کتب اہلسنّت وجماعت میں درج ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مکان وزمان وجہت ثابت کر کے اس پر اعتقاد رکھے وہ کافر ہے۔ مگر آپ کے امام الطائفہ اس پر بڑے شد ومد اور سختی سے اعتقاد رکھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص مکان بھی ہے۔ وغیرہ وغیرہ بلکہ جو شخص ایسا اعتقاد نہ رکھے وہ بڑا بھاری حقیقی اور حکمی بدعتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب میں اس مسئلہ پر ایک فتویٰ خود علماء دیوبند کا لکھتا ہوں

(۷) دیوبندی مولویوں کا ایمان مشتہرہ محمد عبدالغنی رامپوری مورخہ ۱۸۔ صفر المظفر ۱۳۲۹ھ مطبوعہ اہلسنّت وجماعت بریلی۔

[1] اکثر لوگ اس کو امرتسری پڑھتے ہیں حالانکہ یہ لفظ امرت سری ہے۔ امرت سر ہندوستان کا ایک شہر ہے۔ ۱۲- توگیروی

علماء دیو بند کا فتویٰ کفر اپنے امام الطائفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی پر

سوال: کیا ارشاد ہے علماء دین کا اس شخص کے بارے میں جو یہ کہے کہ جناب باری تعالیٰ عزاسمہ کو زمان ومکان اور ترکیب عقلی سے پاک کہنا اور اس کا دیدار بے جہت و بے محاذات حق جاننا بدعت ہے۔ یہ قول کیسا ہے۔ بینوا وتوجروا۔

جواب (۱): یہ شخص عقائد اہلسنّت والجماعت سے جاہل اور بے بہرہ ہے۔ اور یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے۔ کفر ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔ حضرات سلف صالحین اور آئمہ دین کا یہی مذہب ہے۔ اور یہی احادیث صحیحہ وکلام اللہ شریف کی آیات صریحہ سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ، زمان اور مکان اور جہت سے پاک ہے۔ اور دیدار اس کا بہشت میں مسلمانوں کو نصیب ہوگا۔ چنانچہ کتب عقائد اس سے مشحون ہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ مہر رشید احمد ۱۳۰۱ھ گنگوہی

جواب (۲): الجواب صحیح۔ اشرف علی عفی عنہ۔

جواب (۳): اگر حق تعالیٰ کو زمان ومکان سے اور ترکیب سے پاک نہ مانا جائے گا تو حق تعالیٰ کا محتاج ہونا اور صفات حادث کے ساتھ متصف ہونا لازم آئے گا۔ حالانکہ حق تبارک وتعالیٰ احتیاج سے منزہ صمد ازلیہ کے ساتھ متصف ہے۔ لم یزل اور لایزال اس کی صفت ہے۔ زمان ومکان حادث ومخلوق ہیں۔ کان اللہ ولکم یکن معہ شیئ قال اللہ تعالیٰ کل شیٔ ھالك الا وجھه وقال اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر ۔ الغرض حق تعالیٰ کو زمان ومکان سے اور ترکیب عقلی سے منزہ جاننا عقیدہ اہل ایمان کا ہے۔ اس کا انکار الحاد اور زندقہ ہے۔ اور دیدار حق تعالیٰ جو آخرت کو ہوگا۔ مومنین کو وہ بے کیف اور بے جہت ہوگا۔ مخالف اس عقیدہ کا بددین اور ملحد ہے۔ کتبہ عزیز الرحمٰن مفتی ومدرسہ دیو بند۔ (وتوکل علی عزیز الرحمٰن)

جواب (۴): الجواب صحیح۔ بندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ دیو بند۔

جواب (۵): الجواب صحیح۔ محمود حسن عفی عنہ۔

جواب (۶): الجواب صحیح۔ غلام رسول عفی عنہ۔

جواب (۷): زمان ومکان اور ترکیب یہ سب علامات حدوث وخواص امکان ہیں۔ واجب تعالیٰ سبحانہ، ان سب سے بری ہے۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی میں جو ایک متداول کتاب ہے۔ لکھا ہے۔ الخ۔ حررہ المسکین محمد سبحان عفی عنہ۔

جواب (۸): الجواب صواب۔ محمود حسن مدرس دوئم مدرسہ شاہی۔ مراد آباد۔

جواب (۹): ایسے عقیدہ کو بدعت کہنے والا دین سے ناواقف ہے۔ ابو الوفا ثناء اللہ مہر ثناء اللہ المحمود ۱۳۱۵ھ بلفظہ۔ فتویٰ ختم ہوا۔

اس فتوے سے ظاہر ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا جیسا کہ مولوی اسمٰعیل کا ہے۔ جاہل، بے بہرہ، کافر، زندیق، ملحد، بددین،

سلف صالحین کا مخالف ہے۔ لیجئے۔ ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

عجیب ہوشیاری وزیرکی مستفتی کی

اس فتوے کے حاصل کرنے میں سائل مستفتی نے کمال عقلمندی اور ہوشیاری کی۔ جو قابل تعریف وداد ہے کہ اس استفتا میں انہوں نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کا عقیدہ ظاہر کر کے پیش نہیں کیا۔ جس سے علماء دیو بند کو پتا بھی نہیں لگا کہ ہمارے امام کا ہی عقیدہ ہے۔ اگر علماء دیو بند کو پتا لگ جاتا۔ تو ایسا فتویٰ کفر کا کبھی بھی نہ دیتے۔ بلکہ بتاویلات رکیکہ اپنے امام کی حمایت میں مدد کرتے۔ اور مرنے مارنے پر ہو جاتے: اللہ! اللہ! ایمان!!! دیکھو مولوی اسماعیل دہلوی کو شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ خطابات دیتے دیتے ملحد، زندیق، بددین، کافر، جاہل، بے بہرہ، خود ہی ثابت کر دیا۔